خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 20۔ مئی 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 114 | سوموار 2 محرم۔ 1417ھ 20 ہجرت 1375 ہش 20 مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے

اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ تو ایک ذرہ بھی کسی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اس نے تو خود فرمایا ہے (-) اس لئے اگر ذرہ بھر نیکی ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائے گا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر نیکی کر کے پھل نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں اخلاص نہیں آیا ہے۔ اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے جیسا کہ فرمایا (-) یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہی ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی خالص محبت سے اس طرح پر لبریز ہو جاوے جیسے کہ عطر کا شیشہ بھرا ہوا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے۔ یہ مراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی مراد نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے ایسا قرب اور تعلق ہو کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کا تخت گاہ ہو تو یہ ناممکن ہے کہ یہ اس کے انوار و برکات سے مستفیض نہ ہو اور اس کا کلام نہ سنے۔

اگر چاہتے ہو کہ اس کا کلام سنو تو اس کا قرب حاصل کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ اصل مقصود تمہارا یہ نہ ہو۔ ورنہ میرا اپنا یہی مذہب ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کی محبت کی غرض اصل تو یہ ہوئی کہ (-) کشوف ہوں اور پھر باریک طور پر اس کے ساتھ نفسانی غرض یہ ملی ہوئی ہوتی ہے کہ اس سے ہماری شہرت ہو۔ لوگوں میں ہم ممتاز ہوں۔ ہماری طرف رجوع ہو۔ یہ باتیں صافی تعلقات میں ایک روک ہو جاتی ہیں اور اکثر اوقات شیطان ایسے وقت پر قابو پا لیتا ہے۔ وہ باریک نفسانی غرض کو پا لیتا ہے۔ پھر نفسانی خواہشیں بھی آنے لگتی ہیں اور اس طرح پر آ کر موقعہ پر شیطان ہلاک کر دیتا ہے۔ اس لئے نہایت امن کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے اور خالصتاً روبخدا ہو۔ اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھائے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 77)

نکاح

○ مکرم مبشر لطیف صاحب حال جرمنی ابن مکرم لطیف احمد میاں صاحب سابق مینیجر نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نزہت صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ہوسٹن (ٹیکساس) امریکہ مورخہ 96-4-6 دس ہزار مارک حق مہر پر مکرم نصیر الدین انجم صاحب مربی سلسلہ حیدر آباد نے بیت الظفر لطیف آباد حیدر آباد (سندھ) میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ (آمین)

ولادت

○ مکرم ناصر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-5-2 کو بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالسمیع خان صاحب کاٹھگڑھی سینئر ہیڈ ماسٹر کا نواسہ اور چوہدری محمد زمان صاحب آف چوہڑ منڈا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ بچے کا نام "اسد احمد ناصر" تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔

ضروری اعلان

○ موسم گرما کے پھولوں و سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں دستیاب ہیں۔ نیز گندم اور چاولوں کے ہر قسم کے کیڑے سنڈی سسری مارنے والی گولیاں بھی وکالت زراعت سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ مجلس خدام الاحمدیہ، شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی سوم میں ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "MTA اور احمدیت" ہے۔

خدام سے درخواست ہے کہ مضمون 15۔ جولائی 96ء تک دفتر خدام الاحمدیہ میں پہنچا دیں۔

یاد رہے کہ مضمون آٹھ سے دس فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔

(مہتمم تعلیم)

قرض کی ادائیگی میں لیت و لعل کرنا اور ٹالنا بہت بڑا گناہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جہاں تک عام روزمرہ کا دستور ہے جس شخص میں قرض کی ادائیگی کی توفیق ہے اسے ضرور قرض ادا کرنا چاہئے اور لیت و لعل کرنا اور ٹالنا یہ بہت بڑے گناہ کی بات ہے اور اس سے ساری سوسائٹی میں ضرورت مند مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ سوسائٹی کا اعتماد ہے جس کے نتیجہ میں معاملات میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایک سوسائٹی کے متعلق یقین ہے کہ یہاں قرضے واپس کئے جائیں گے حسب توفیق واپس کئے جائیں گے اور سوسائٹی کا نام نیک ہو جائے تو پھر بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں اور وہ ضرور واپس کرتے ہیں اور اس میں امارت اور غربت کا فرق نہیں ہے۔ دل کی شرافت کا فرق ہے۔

بعض ایسے غریب لوگ ہیں اور ایسی غریب قومیں ہیں جن کا بمشکل گزارا ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن جب بھی ان کو قرضہ دیا جاتا ہے، ان میں سے کسی کو، وہ اپنے وعدے کے مطابق واپس

باقی صفحہ 7 پر

طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

20- ہجرت 1375 ھش — 20 - مئی 1996ء

دوسروں کو فائدہ پہنچائیں

انسان اکیلا زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے۔ اور اس طرح زندگی بسر کرنے کے لئے دو اہم باتیں ایسی ہیں جن پر عمل کئے بغیر نہ اس کی اپنی زندگی اچھی ہو سکتی ہے نہ دوسروں کی اور وہ یہ باتیں ہیں کہ وہ کسی کو نقصان نہ پہنچائے اور جہاں تک ہو سکے جس کو بھی فائدہ پہنچا سکے پہنچانے کی کوشش کرے۔ یہ دراصل معاشرے میں رہنے کی ایسی ضروریات ہیں جن سے گریز نہیں کیا جا سکتا۔ ہر وہ شخص جو فائدہ پہنچانے کے وقت ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔ اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ اور ہر وہ شخص جو دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے اسے معاشرے سے خارج کر دینے کو جی چاہتا ہے۔ وہ کسی کا منظور نظر نہیں ہو سکتا۔ سب لوگ اس سے نفرت کریں گے۔ پس یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ ہم سب کو ان کا خیال رکھنا چاہئے جب انسان دوسروں کے فائدے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے اپنے دل کی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور دوسروں کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور جب وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے اپنے دل میں نفرت اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی اسے برا سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دل میں نفرت اور کینہ پیدا ہونے سے کوئی کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی اپنے آپ کو بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ معاشرے میں فائدہ تو اسی کو پہنچے گا جس کا معاشرہ ساتھ دے گا۔ اگر کسی شخص کا معاشرہ ساتھ دینا چھوڑ دے تو یقیناً وہ اپنے لئے بھی کوئی مفید کام نہیں کر سکتا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم کسی کو نقصان نہ پہنچائیں اور جس کسی کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہوں اپنی استطاعت کے مطابق اسے ضرور فائدہ پہنچائیں۔ یہ بات ہمارے لئے بھی مفید ہے اور معاشرے کے لئے بھی بعض لوگ فائدہ پہنچانے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پسند کرتا ہے اور لوگ بھی انہیں پسند کرتے ہیں اور اس طرح ان کی اپنی زندگی بابرکت ہو جاتی ہے۔

بعض لوگ کسی نہ کسی کے لئے اپنے دل میں نفرت پیدا کر لیتے ہیں اور اس سے کینہ رکھتے ہیں۔ وہ اس کے فائدہ کی کوئی بات سوچ ہی نہیں سکتے۔ کہیں سے اسے فائدہ پہنچنے کا امکان ہو تو وہ راہ میں دیوار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کا دل ہمیشہ یہ چاہتا ہے کہ اس شخص کو نقصان پہنچے۔ یہ تکلیف اٹھائے۔ دشمن اس کے درپے رہے۔ یہ کیفیت نفسیاتی طور پر دیکھا جائے تو اپنے آپ کو بھی مشکلات میں دھکیل دیتی ہے۔ ہر وقت انسان کڑھتا ہے۔ ہر وقت اس کے دل میں برے برے خیالات آتے ہیں۔ اور ہر وقت ان برے خیالات پر عمل کرنے کا وہ سوچتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے پر آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پرواہ نہ کرے' میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے۔ نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جائے۔ اور کینہ کشی کی عادت بنالی جائے۔"

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) یہی دو باتیں بیان فرمائی ہیں کہ دوسروں کو فائدہ پہنچایا جائے اور کینہ کشی سے گریز کیا جائے۔ ایسا کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اگر کسی میں کوئی عیب دیکھا جائے تو اسے نرم روئی سے درست کیا جائے اور اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کر دیا جائے۔ دراصل معاف کرنا اتنی اہم بات ہے کہ اس کے بغیر دل صاف ہی نہیں ہو سکتے۔ اپنے دل کی صفائی اور دوسروں کے دلوں کی صفائی کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ اگر کسی سے غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کیا جائے۔ معاف کرنا ایک ایسا خلق ہے جسے اعلیٰ اخلاق میں شامل کیا جاتا ہے۔ اور کون نیک نفس ایسا ہو گا جو اعلیٰ اخلاق کی پیروی نہ کرنا چاہے۔ پس ہمیں حضرت صاحب کے اس ارشاد کے پیش نظر جب بھی کسی کو فائدہ پہنچایا جا سکے ہمیں اس موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے۔ اور اسی طرح جب کسی سے غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کر دیا جائے اور کینہ کسی کے ساتھ نہ رکھا جائے۔ ہمارے دل بھی صاف ہونے چاہئیں اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم دوسروں سے ایسا سلوک کریں کہ ان کے دل بھی صاف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دن کا کوئی وقت ہو یا رات کی کوئی گھڑی
آن کیجے اپنا ٹی۔ وی۔ اور سنئے شوق سے
زندگی سے منسلک ہر ایک موضوعِ سخن
دیکھئے جی بھر کے اور یوں سر کو دُھنئے شوق سے

ابوالاقبال

○

ہونا بھی ہے کیا ساعتِ مجبور میں ہونا
پُتلی کی طرح دیدۂ بے نور میں ہونا

ناکردہ گناہوں کی سزا جھیلتے رہنا
محصور کسی جادۂ محصور میں ہونا

جو سنگ میں پوشیدہ ہو اس آگ کی مانند
بے دُود مگر حالتِ مستور میں ہونا

نعرہ کا کسی حرف انا الحق میں نہ ڈھلنا
بے کار ہے اس کا لبِ منصور میں ہونا

خوابوں کی طرح دیدۂ بے خواب میں رہنا
خوشیوں کی طرح ہر دلِ رنجور میں ہونا

سیکھا ہے زمانہ کی اُلٹ پھیر سے میں نے
نشّے کی طرح پردۂ انگور میں ہونا

جو زہر ہو آزادیٔ اظہار کے حق میں
اس شِق کا مرے ملک کے دستور میں ہونا

ڈاکٹر پرویز پروازی

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل
کے پروگرام
(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 21- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب نمبر 27 (دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات - دینی اخلاق از لئیق احمد طاہر صاحب (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 133 (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے۔ سبق نمبر 11 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ریکارڈنگ 2-5-96 (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس - کبڈی فائنل لاہور بمقابلہ فیصل آباد
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام - خطبہ (ریکارڈنگ 25-3-94)

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد واشنگٹن

سیرۃ حضرت بانی سلسلہ

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں مارچ کا مہینہ اور اس مہینہ کی تیئس تاریخ خاص اہمیت رکھتی ہے۔ خداوند تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلی بیعت لے کر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اس تاریخی دن کے ابتدائی وقت میں چار اور پھر اس دن کے سورج کے غروب ہونے سے قبل تک مزید چالیس سعادت مندوں کو بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ آج اس عظیم واقعہ پر ایک سو سال گزر رہا ہے اور خداوند تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد کو جماعت میں شمولیت کی ایک سو سے زائد ملکوں میں توفیق نصیب ہوئی اور ہر روز احمدیت کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ اپنی چمکیلی شعاعوں سے دنیا کے مختلف امصار و دیار کو منور کر رہا ہے۔ اس کا اصل باعث حضرت بانی احمدیت کی اعلیٰ سیرت۔ آپ کی بنی نوع انسان سے ہمدردی اور مخلوق خدا کے لئے دردمندانہ خصوصی دلداری اور اعلیٰ اخلاق اور آسمانی تائیدات ہیں۔ جن کا تذکرہ ہر سال ماہ مارچ کے مہینہ کی تیئس تاریخ کو خاص طور اور حالات کی مناسبت سے قرب و جوار کی تاریخوں میں بانی احمدیت کے ذکر خیر کے لئے دنیا کے مختلف ملکوں اور ان ملکوں کے مختلف شہروں میں خاص اہتمام سے جلسے کئے جاتے ہیں۔ اس سال بھی سابقہ دستور کے مطابق جماعت نے بڑے شوق و ذوق سے امریکہ کے مختلف شہروں میں بھی جلسے کئے اور مقررین نے بڑے پیار اور خاص عقیدت سے حضرت بانی احمدیت کی زندگی کے حالات۔ آپ کی سیرت کے اعلیٰ کوائف سے حاضرین و سامعین کو محظوظ کیا۔ اس عاجز کو بھی امسال نیویارک اور بالٹی مور کے شہروں میں جماعت کے انتظام کے مطابق خاص اس موضوع پر حضرت بانی احمدیت کی سیرت کے ایمان افروز واقعات و کوائف بیان کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ آپ کی زندگی اور سیرت کے جن واقعات و کوائف کا خاکسار نے اپنی تقریروں میں ذکر کیا ان میں سے چند کا مشتے از خروارے قارئین الفضل کی ایمانی لذت میں اضافہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔

حضرت بانی احمدیت کو انسانیت کی عظمت و احترام کا خاص خیال رہتا۔ آپ ہمیشہ ہر ایسی بات یا کردار کو جو انسانیت کی عظمت و احترام کے خلاف ہوتا اس سے پورے نفور کا اظہار فرماتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے آپ لاہور تشریف لے گئے۔ لاہور کے فدائی اور مخلص نوجوانوں نے محترم بابو غلام محمد صاحب جو ریلوے میں فورمین تھے کی تحریک پر چند دوسرے نوجوانوں کے ساتھ جو حضرت صاحب کے خاص فدائی اور عقیدت مند تھے فیصلہ کیا کہ حضرت صاحب کی دو گھوڑوں والی بگھی کو لاہور سٹیشن سے حضرت صاحب کے قیام گاہ تک بجائے گھوڑوں کے نوجوان اس بگھی کو کھینچ کر لے جائیں گے۔ چنانچہ مخلص احمدی نوجوان گھوڑوں کی بجائے خود کھینچنے کے لئے آمادہ ہوئے حضرت صاحب نے اس کا مشاہدہ فرمایا تو سخت ناپسند کیا۔ اور اس طریق کے اختیار کرنے سے روکتے ہوئے آپ نے فرمایا "ہم انسانوں کو حیوان بنانے کے لئے نہیں آئے بلکہ حیوانوں کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں" حضرت صاحب کے اس رد عمل کو دیکھتے ہی مخلصین نے گھوڑوں کو جوت دیا اور پھر آپ اپنی قیام گاہ کی طرف اس بگھی سے روانہ ہوئے۔

انسانی عظمت و احترام کے کردار میں حضرت صاحب مساوات کا بھی خاص خیال رکھتے۔ حضرت صاحب کا یہ خاص معمول تھا غریب و امیر کے متعلق ہمیشہ یہ فرمایا کہ یہ سب میرے مرید ہیں۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی روایت ہے۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت صاحب نے فرمایا "سب کو ایک جیسا کھانا دیا جائے" خواجہ کمال الدین صاحب اس مجلس میں موجود تھے انہوں نے کہا غریب تو دال کو بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بعض غرباء ایسے ہیں جن کو اپنے گھروں میں دال بھی میسر نہیں ہوتی" یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا "دوسروں کو گوشت یا پلاؤ کھاتے دیکھ کر تو ان کے دل میں بھی خواہش ہوتی ہے کہ ہمیں بھی گوشت یا پلاؤ ملے۔ اس لئے سب کو ایک جیسا کھانا دیا جائے گوشت پلاؤ دو تو سب کو دو۔ دال دو تو سب کو دو۔ میرے مرید خواہ غریب ہوں یا (امیر میرا ان کے ساتھ ایک جیسا تعلق ہے"۔

(حیات بقاپوری)

مہمانوں کے احترام اور ان کی ضروریات کا بھی خاص خیال حضرت صاحب کو رہتا۔ اس سلسلہ میں کئی واقعات ہیں' مشہور واقعہ ہے۔ حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب راولپنڈی سے قادیان سردی کے موسم میں رات کو پہنچے۔ بارش بھی اس دن تھی حضرت صاحب کو علم ہوا تو رات گئے جبکہ سیٹھی صاحب مہمان خانہ میں کھانا وغیرہ کھا کر قریباً سو چکے تھے کافی رات ہو گئی تھی۔ آپ ایک ہاتھ میں لالٹین اور دوسرے ہاتھ دودھ کا گلاس لے کر خود مہمان خانہ میں تشریف لائے جس کمرہ میں سیٹھی صاحب مقیم تھے اسے کھٹکھٹایا۔ سیٹھی صاحب بستر سے اٹھے دروازہ کھولا تو دیکھا حضرت بانی احمدیت بنفس نفیس خود موجود ہیں ایک ہاتھ میں لیمپ اور دوسرے میں دودھ کا گلاس۔ فرمایا آپ کو دودھ کے استعمال کی عادت ہو گی۔ کہیں سے آ گیا تھا میں آپ کے لئے لے آیا ہوں۔ آپ پی لیں۔ سیٹھی صاحب نے حضرت صاحب کے اس پاکیزہ اسوہ اور اخلاق کو دیکھا ادب کی وجہ سے سخت پریشان ہوئے۔ کہ حضرت صاحب نے خود یہ تکلیف فرمائی اپنے خادم کے لئے۔ حضرت صاحب نے ان کی اس کیفیت کو دیکھا تو مزید تسلی ان کی فرمائی کہ کوئی بات نہیں۔

حضرت میاں نجم الدین صاحب لنگر خانہ کے مہتمم تھے 1905ء کی بات ہے دسمبر کا مہینہ تھا ان کو بلا کر حضرت صاحب نے تاکید سے فرمایا میاں نجم الدین مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ مناسب یہ ہے کہ "سب کو واجب الاحترام جان کر۔ ان کی تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے۔ چائے پلاؤ۔ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ سب کی خوب خدمت کرو"۔

علاقہ آسام سے دو غیر از جماعت مہمان آئے۔ بٹالہ سے تانگہ پر آئے۔ مہمان خانہ کے کسی کارکن کی عدم توجہ اور بے رخی سے انہیں ٹھوکر لگی اور بددل ہو کر الٹے پاؤں اسی تانگہ سے جس سے وہ بٹالہ سے آئے تھے واپس ہوئے۔ حضرت صاحب کو کسی طرح اطلاع ہوئی اسی وقت جوتی گھسیٹتے اور پگڑی سنبھالتے پیدل ہی نہایت تیزی کے ساتھ ان کے پیچھے چل پڑے۔ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آخر دو اڑھائی میل کی مسافت طے کر کے ان کو جا ملے۔ اور بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس آ جائیں اور بتکرار فرمایا کہ آپ کے اس طرح واپس چلے جانے کے باعث مجھے بہت دکھ اور سخت تکلیف ہوئی ہے۔ آپ یکہ پر سوار رہیں میں پیدل چلتا ہوں۔ الغرض حضرت صاحب نے ان کو واپس آنے پر راضی کر لیا۔ اب ان کا اصرار کہ حضرت صاحب یکہ پر سوار ہو جائیں اور آپ کا بار بار یہ فرمانا کہ میں آپ کے ساتھ پیدل چلتا ہوں۔ آپ کے ان اخلاق کریمانہ اور دلربا سلوک کا ان پر گہرا اثر ہوا۔ واپس آئے ان کے قیام اور رہائش کا مناسب انتظام فرمایا۔

حضرت صاحب نے کئی بار فرمایا اور بتکرار تلقین فرمائی کہ "خدا تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا چاہئے خاص جذبہ سے فرمایا "میں کسی شخص کا دشمن نہیں میرا دل ہر انسان اور ہر قوم کی ہمدردی سے معمور ہے" بلا امتیاز مذہب و ملت آپ کی شفقت و محبت کا دامن وسیع تھا ایک دفعہ بڑے درد سے فرمایا "میں ان لوگوں کو بہت برا جانتا ہوں جو دین کی آڑ میں کسی غیر قوم کی جانی و مالی ایذاء روا رکھتے ہیں۔" اسی کے مطابق آپ کا عمل تھا۔ پادری مارٹن کلارک نے مقدمہ کیا اور مقدمہ قتل کا تھا۔ جج نے آپ کو عزت و آبرو کے ساتھ بری کیا اور کہا آپ ان کے خلاف مقدمہ کر سکتے ہیں فرمایا "میرا مقدمہ آسمان پر ہے"۔

مرزا نظام الدین صاحب جو رشتہ میں آپ کے چچا زاد بھائی تھے۔ مگر سخت مخالف تھے۔ انہوں نے بیت الذکر کے سامنے دیوار چنوا دی۔ تاکہ بیت میں آنے والوں کے لئے اذیت کا باعث بنے۔ ہر موقع پر دکھ اور اذیت دینا ان کا روزمرہ کا شغل تھا۔ ایک دن یہ بیمار ہو گئے وہاں طبیبوں کے نہ ہونے کے باعث ان کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی۔ حضرت صاحب فوراً تشریف لے گئے۔ دیکھا تشخیص کی اور علاج تجویز کیا جس سے وہ تندرست ہو گئے۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا "میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے ایک والدہ مہربان بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر"۔

حضرت صاحب کا یہ دلربا اور خوبصورت وعظ ہی نہ تھا بلکہ آپ کا عمل زندگی بھر اس کے مطابق رہا۔ ایک معزز ہندو قبل (عبادت) ظہر مورخہ چودہ جولائی 1906ء حضرت صاحب کی زیارت و ملاقات کے لئے قادیان آئے اور خواہش کی کہ آپ کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ نے ہمدردی کے انداز میں مختصر تقریر کی اور انہیں نصیحت کی۔ بے حد متاثر ہوا۔ اور عرض کیا مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی سے بات نہیں کرتے ہندوؤں کے ساتھ بہت بداخلاقی سے پیش آتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خلاف واقعہ پائیں آپ اعلیٰ درجہ کے خلیق اور خدمت کرنے والے اور آپ کو مہمان نواز دیکھا حضرت صاحب نے ان کی بات سن کر فرمایا "ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں سے ہمدردی۔ اور اخلاق سے پیش آنا"۔

دلداری اور اور غریب نوازی اور خدمت خلق کے نہایت ہی ایمان افروز نمونے آپ کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت صاحب سیر سے واپس آ رہے تھے ایک غریب حافظ کلام الٰہی نے آپ سے مصافحہ کیا اور عرض کی میں نابینا ہوں۔ ذرا کھڑے ہو جائیں میری عرض سن لیں۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا میں آپ کا عاشق ہوں اور چاہتا ہوں کہ غفلت دور ہو۔ آپ نے فرمایا (عبادت) اور استغفار دل کی غفلت کا عمدہ علاج ہیں۔ (عبادت) میں دعا کرنا چاہئے اے اللہ! مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال دے۔ صدق سے دعا کرتا رہے تو یقینی بات ہے۔ کسی وقت منظور ہو جائے"۔

دلداری۔ غریب نوازی اور خدمت خلق کا ایک اور نمونہ ملاحظہ ہو۔ باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد - ایم اے

دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں

کچھ عرصہ ہوا مجھے ایک خط پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جنہیں یہ خط لکھا گیا میں نے ان کی اجازت لے کر ہی خط پڑھا کیونکہ کسی دوسرے کا خط اس کی اجازت کے بغیر پڑھنا بڑا قبیح فعل ہے اور میرے نزدیک تو بیوی کے نام پر یا خاوند کے نام پر آئے ہوئے خط کو نہ خاوند کو بیوی کی اجازت کے بغیر اور نہ ہی بیوی کو خاوند کی اجازت لئے بغیر اسے پڑھنا چاہئے۔ یہ تو چوری ہے۔ اور امانت میں خیانت کا درجہ رکھتی ہے جو کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ ایک مرتبہ مجھے ایک بہت بڑے عالمی شہرت رکھنے والے لکھاری کی بیوی کا انٹرویو ٹیلی ویژن پر دیکھنے کا اتفاق ہوا وہ بیان کر رہی تھیں کہ ان کے خاوند کی وفات کے بعد ان کے نام پر بہت سے آئے ہوئے خطوط گھر میں ابھی بھی محفوظ پڑے ہیں مگر میں نے انہیں کھول کر نہیں دیکھا کہ میں نے جو کام ان کی زندگی میں نہیں کیا اب کیوں کروں۔ یہ ان کی امانت ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان کے خطوط میں کچھ ایسا مواد ہوا جو میرے لئے تکلیف کا موجب ہو تو اب ان کی وفات کے بعد مجھے اس سے کیا ملے گا سوائے دکھ اور تکلیف کے۔ ان کا سلوک مجھ سے ہمیشہ پیار اور محبت کا ہی تھا میں اس احساس کو کھونا پسند نہیں کرتی۔

دنیا میں ہر شخص کا کوئی نہ کوئی گوشہ ایسا ضرور ہوتا ہے جس کے پٹ وہ کسی دوسرے پر کھولنا پسند نہیں کرتا۔ یہ اس کی Secret retreat ہوتی ہے جہاں وہ مداخلت پسند نہیں کرتا۔ یہ ہرگز درست نہیں کہ وہ پہلو ناجائز امور پر مبنی ہوتا ہے تبھی وہ دوسروں پر ظاہر کرنا نہیں چاہتا یہ نیکی پر بھی مبنی ہو سکتا ہے کیا بدظنی کرنا ضروری ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا جو درمیان میں آ گیا میری اصل غرض تو اس خط میں جن جذبات اور خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اس کی طرف دوستوں کو توجہ دلانا تھا۔

وہ لکھتی ہیں:۔

"میرے بھائی کاروبار کرتے تھے۔ دل بہت کشادہ پایا۔ محدود آمدنی سے بیوہ بہنوں ان کے یتیم بچوں۔ اسی طرح مرحوم بھائی کی اولاد کی مدد پر مسلسل کمربستہ رہے۔ علاوہ ازیں خاندان میں یا خاندان سے باہر جو بھی امداد کا طالب ہوا اپنی اہم ضروریات کو پس پشت ڈال کر بھی اس کی مدد کرتے رہے۔ لیکن بارہ تیرہ سال قبل بے سہارا بہنوں کی دیکھ بھال کی غرض سے انہیں اس شہر آنا پڑا۔ یہاں کام کاج کی کوئی صورت نہ بن سکی۔ زیادہ اندوختہ نہ تھا۔ ان حالات میں صحت پر بہت ہی ناخوشگوار اثر پڑا۔ دوائیوں کا خرچ بڑھ گیا۔ ایک بہن کے ناطے مجھ سے ان کی تنگی اور دکھ دیکھا نہیں جاتا۔ اس لئے میں انہیں بتائے بغیر کچھ رقم ان کے تکئے کے نیچے رکھے ہوئے پیسوں میں شامل کر دیتی ہوں اس احتیاط سے کہ انہیں پتہ نہ چل چکے کیونکہ علم ہونے پر وہ بہت ناراض ہوتے ہیں ان کے غصہ کی تاب لانا میرے بس میں نہیں۔ لہذا چوری چھپے کچھ نہ کچھ رقم رکھتی ہوں کہ اگر ایسا نہ کروں تو ان کی حالت دیکھ کر میرا دل و دماغ سخت اذیت محسوس کرتا ہے۔ ساتھ ہی یہ فکر دامن گیر کہ ایسا کر کے میں خدا کے حضور کوئی جرم تو نہیں کر رہی اور روز قیامت اس کا محاسبہ تو نہ ہو گا؟ عجیب الجھن میں ہوں۔ برائے مہربانی اولین فرصت میں آگاہ فرمائیں کہ اس طرح بھائی کی مخفی طور پر اعانت کر کے بھائی کے غصے سے بچ کر خدا کی پکڑ کے نیچے تو نہیں آ رہی اگر اسی رنگ میں مخفی اعانت درست نہیں تو کیا گزشتہ رکھی ہوئی رقم مجھے بخشوانی پڑے گی"۔

یہ خط پڑھ کر جو کیفیت مجھ پر طاری ہوئی وہ بیان سے باہر ہے کہ آجکل کی نفسا نفسی کی دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نیکی کر کے بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں خطاء سرزد نہ ہو گئی ہو ورنہ اس کل جگ کے زمانہ میں یہ عالم ہے کہ لوگ بدی کر کے اس طرح پی جاتے ہیں جیسے شیر مادر ہو۔ ان چہروں پر کسی طور سے کوئی آثار نمایاں نہیں ہوتے کہ انہوں نے کوئی غلط کام کیا ہو۔ بالعموم جو نیکی بھی بجالاتے ہیں اس میں نمود کا پہلو کچھ نہ کچھ ضرور جھانکتا نظر آتا ہے اور دوسروں پر احسان جتانے کا مرض تو عام ہے جو نیکی کو اس طرح چاٹ جاتا ہے جس طرح دیمک لکڑی کو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی نیکی کا بیان کرتے وقت سرا کو پہلے رکھا ہے اور اعلانیہ کو بعد میں کیونکہ اعلانیہ نیکیاں احسان جتانے کی غرض سے نہیں بلکہ قومی شعور کو بیدار رکھنے اور تلقین کی غرض سے بجالائی جاتی ہیں ورنہ حقیقی نیکی سراً ہی ہے جو روح کو جلا دیتی ہے۔

ذرا اس صورت حال پر غور فرمائیں کہ ایک

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

محترم میاں نظام الدین صاحب غریب الطبع۔ سادہ کپڑوں میں ملبوس حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھے اور بیت الذکر میں حضرت صاحب کے قرب میں بیٹھے تھے مہمان آتے رہے اور یہ پیچھے ہٹتے رہے جماعت کے بعض بڑے اور معزز لوگ ان آنے والوں میں شامل۔ آخر ہٹتے ہٹتے یہ جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا۔ حضرت صاحب سارا نظارہ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ جب کھانا آیا تو دو چار روٹیاں حضرت صاحب نے لیں اور پیالہ میں سالن اور میاں نظام الدین صاحب سے فرمایا آؤ میاں نظام الدین ہم دونوں اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ ایک ہی برتن میں اکٹھا۔ میاں نظام الدین صاحب حضرت صاحب کے اس پیار اور سلوک سے پھولے نہ سماتے تھے جو دھکیل کر حضرت صاحب کے قریب ہو گئے تھے وہ آپ کے اس حسن سلوک اور دلداری کو دیکھ کر شرم سے کٹے جاتے تھے۔ تکبر و نخوت کے خلاف کیسا اثر پذیر عملاً سبق دیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت صاحب کی دلداری اور غریب نوازی کا ایک خاص واقع بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ باہر سیر کے لئے جا رہے تھے ایک پٹواری عبدالکریم صاحب بھی حضرت صاحب کے ساتھ تھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا ضعیفہ 70-75 سال عمر کی ہو گی۔ اس کے ہاتھ میں خط تھا اس نے پٹواری سے پڑھ کر سنانے کو کہا۔ مگر اس نے اسے جھڑک دیا اور راستہ سے ایک طرف ہٹا دیا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ "میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے خط مجھے دیا اور میں لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سنا دیا اور سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری بہت شرمندہ ہوا۔ کیونکہ ٹھہرنا بھی پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا"۔

ایک اور واقعہ غریب نوازی اور دلداری کا حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب کا بیان ہے حضرت صاحب کی یہ عادت تھی کہ جہاں تشریف لے جاتے سب سے پہلے سلام کہتے۔ ایک دفعہ جبکہ میری عمر 13-14 برس کی تھی اور طالب علم تھا۔ بالکل غریب۔ سرپاؤں سے ننگا۔ مدرسہ کے غربی جانب کھڑا تھا۔ اتنے میں حضرت صاحب تشریف لائے اور آتے ہی سلام کہا" مکرم ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ حضرت صاحب کا یہ بھی طریق تھا کہ جب کوئی شخص بات کرتا تو آپ سنتے رہتے۔ جب تک کہ وہ بات کو ختم نہ کر لے"۔

حضرت صاحب کے اعلیٰ اخلاق کا ملنے والوں پر غیر معمولی نیک اثر ہوتا تھا۔ ہندو دیوان صاحب کی آپ سے ملاقات اور اس کے تاثر کا ذکر کر چکا ہوں۔ ایک اور دل پذیر نظارہ کا مشاہدہ فرمائیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب جو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے والد بزرگوار اور حضرت بانی احمدیت کے نہایت پیارے اور قریبی رفیق تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب ایک دفعہ دلی سے تشریف لا رہے تھے۔ امرتسر ریلوے سٹیشن پر آپ کے استقبال کے لئے وہ اور چند دوست موجود تھے۔ حضرت صاحب نے امرتسر میں دو ایک روز کے لئے جناب کریم بخش صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے ساتھ کرنل الطاف علی خان صاحب بھی تھے۔ انگلستان میں رہنے کے باعث انگریزی اطوار و لباس میں تھے اور عیسائی ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے کہا کہ وہ حضرت سے ملنا چاہتے ہیں۔ مگر خلوت میں۔ کوئی اور صاحب اس وقت آپ کے ہاں موجود نہ ہوں، حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے انہیں کہا کہ ہم دروازہ پر کھڑے ہوں گے۔ اندر حضرت صاحب کے کمرہ میں کسی کو جانے نہ دیں گے۔ جب ملاقات کا وقت آیا۔ کرنل صاحب کو حضرت صاحب کی خدمت میں اندر بھجوا دیا۔ کچھ دیر بعد کرنل صاحب باہر آئے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ حضرت منشی صاحب نے کرنل صاحب سے دریافت کیا۔ آپ کی یہ حالت۔ اندر کیا گزری۔ کرنل صاحب نے بیان کیا۔ قارئین غور سے پڑھیں۔ اخلاق عالیہ کا دل پذیر مظاہرہ۔ کرنل صاحب نے رقت آمیز لہجہ میں بتایا "جب میں اندر گیا تو حضرت صاحب کو دیکھا۔ ایک بوریے پر بیٹھے ہیں۔ آدھا حصہ جسم کا بوریے پر اور آدھا زمین پر۔ میں کھڑا تھا۔ عرض کیا۔ آپ زمین پر بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب نے سمجھا کہ میں اس انداز میں بیٹھنا نہیں چاہتا۔ آپ نے فوراً اپنے صافہ کو وہاں بچھا دیا اور مجھے فرمایا آپ اس پر بیٹھ جائیں میں نے عرض کیا اگرچہ میں عیسائی ہو چکا ہوں۔ لیکن اتنا بے ایمان نہیں کہ آپ کے صافہ پر بیٹھوں۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں آپ بلا تکلف تشریف رکھیں۔ میں نے صافہ کو ایک طرف کیا۔ اور جس طرح حضرت صاحب بیٹھے تھے میں بھی بیٹھ گیا۔ اور عرض کیا میں سخت گناہ گار ہوں۔ شراب کار سیا ہوں۔ ہر عیب مجھ میں پایا جاتا ہے۔ میرے لئے دعا کریں۔ آپ کے ہاتھ پر دین حق قبول کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہم دعا کریں گے۔ آپ (عبادت) باقاعدگی سے پڑھنے کا دستور بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ معاف کرے۔" یہ ساری کہانی خود کرنل صاحب نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے بیان کی۔

سیالکوٹ ضلع کے کسی علاقہ کے ایک نمبردار قادیان آئے اور حضرت صاحب سے بیعت کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ اپنی زبان مبارک سے کوئی وظیفہ بتا دیں۔ آپ نے فرمایا۔ (عبادات) کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ (-) اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر رحم کرو۔ نرم مزاج بنو۔ کیونکہ جو نرم مزاج بنتا ہے۔ خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔ غرض اپنے ہاتھ سے پاؤں سے۔ آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور دعائیں مانگتے رہو"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دبیر حسین رضوی

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

مولانا محمد علی جوہر

ولادت10-دسمبر1878ء-

وفات4جنوری1931ء

ادیب شہیر پروفیسر خلیق احمد نظامی (علیگ) رقمطراز ہیں کہ تاریخ کی چند نامور شخصیتیں چند اقدار عالیہ کی اس طرح ترجمان بن گئی ہیں کہ ان کا نام لیجئے تو ذہن میں وہ اقدار ایک بیک جگمگا اٹھتی ہیں- اور جب ان اقدار کا ذکر کیجئے تو ان کی شخصیت بے اختیار سامنے آجاتی ہے ایسی ہی ایک شخصیت مولانا "محمد علی جوہر" کی تھی- جس کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حریت' عزیمت' اور حق گوئی کو قدرت نے جب مجسم دیکھنا چاہا تو محمد علی کا پیکر دے دیا- ان کا کالبد خاکی اس ضمیر سے تیار ہوا تھا- جس سے سلطان ٹیپو شہید کا پیکر بنا تھا کہ باطل کی قوتوں سے نبرد آزما ہونے کا وقت آئے تو سر کاندھوں پر بوجھ بن جائے اور خدمت دارورسن کے لئے دل سینے میں تڑپنے لگے-

پیغام ملا تھا جو حسین" ابن علی" کو
خوش ہوں وہی پیغام قضا میرے لئے ہے

اخبار "ہمدرد" مورخہ 9-نومبر1924ء میں مولانا جوہر نے لکھا- جو فدویت اور جانفروشی کی روح حسینؓ ابن علی کو اپنے آباؤاجداد ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و محمدؐ سے ملی تھی اور کرب و بلا کے ریگزار میں جس کے ظہور کی تونے ان کو توفیق بخشی تھی- اس عزم و استقلال کی عاجزانہ درخواست میں بھی کرتا ہوں" مولانا محمد علی کے انتقال کو نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا لیکن اس شیر بیشہ حریت کی للکار آج بھی فضاؤں میں گونج رہی ہے-

دور حیات آئے گا قاتل قضا کے بعد
ہے ابتداء ہماری تری انتہا کے بعد

اس مرد مجاہد نے تحریک آزادی کے میدان سیاست میں اس حسرت کے ساتھ قدم رنجہ فرمایا تھا

شاید کہ آج حسرت جوہر نکل گئی!
اک لاش تھی پڑی ہوئی گوروکفن سے دور

ذہنی آزادی کا سہرا انقلاب فرانس کا ایک مفکر کہتا ہے کہ آزادی پہلے ذہن میں قائم ہوتی ہے پھر اس کا ظہور اعمال کے ذریعہ بیرونی دنیا میں ہوتا ہے- برصغیر میں ذہنی آزادی کے اعلان کا سہرا مولانا محمد علی کے سربندھا- ان کی رگ رگ سے عمر بھر- "من از سرنو جلوہ دہم دارورسن را" کی صدائے جاں ہنوز بلند ہوتی رہی- موصوف کے جذبات وافکار کی پہلی تربیت گاہ "ایم-اے کالج علی گڑھ" تھا "ہمدرد" میں لکھتے ہیں:

1890ء سے 1898ء میں علی گڑھ میں رہا اور جو کچھ میں نے حاصل کیا- وہ علی گڑھ کا طفیل ہے"

پنڈت جواہر لال نہرو اپنی خود نوشت سوانح عمری میں لکھتے ہیں:-

"سرسید کا مسلمانوں کو سیاست سے علیحدگی کا مشورہ اور مغربی تعلیم پر پورا زور ان کے فکر کی صحیح انقلابی سمت کو ظاہر کرتا ہے"

مولانا محمد علی کا بھی یہی خیال تھا لیکن بعدہ' جب علی گڑھ کے ارباب حل و عقد نے "ترک موالات" کی مخالفت کی تو مولانا نے اس بے حسی اور فقدان بصیرت کا مرثیہ ضرور پڑھا لیکن سر سید کے متعلق کبھی بھی ان معاندانہ افکار سے اتفاق نہیں کیا جو بعض حلقوں میں ظاہر کئے جاتے رہے ہیں- مولانا محمد علی نے سرسید کی تحریک کی روح کو سمجھا اور اسے عمر بھر زندگی کی عزیز ترین متاع بنا کر رکھا انہوں نے "جامعہ ملیہ اسلامیہ" دہلی میں قائم کی تو یہ سرسید کے خلاف آواز نہ تھی بلکہ اس دور کے علی گڑھ سے ناامیدی کا اعلان تھا-

دوسرا زبردست اثر مولانا محمد علی پر آکسفورڈ میں قیام تھا- جہاں ان کا مضمون تاریخ تھا- تاریخ کے مطالعہ نے ان کی سیاسی بصیرت کو جلا دی- اور سیاسی حوادث کے پیچھے جو سامراجی اثرات کار فرما تھے- ان کو سمجھنے اور ان سے نبرد آزما ہونے کا جذبہ اور حوصلہ دیا- سرسید کے عطا کئے ہوئے قومی درد اور آکسفورڈ کی عطا کی ہوئی بصیرت نے برطانوی سامراج کو مولانا کے سامنے بے نقاب کر دیا اور وہ اس کے مضمرات اور سازشوں تک جا پہنچے تھے-

مولانا محمد علی کے افکار کی اہم ترین تربیت گاہ برطانوی ہند کی جیلوں کی تاریک کوٹھڑیاں تھیں- فرماتے ہیں-

اب ہوا ہے معرفت کا پردہ فاش
معرفت کے اب کہیں دفتر کھلے
فیض سے تیرے ہی اے قید فرنگ
بال و پر نکلے قفس کے در کھلے

اسلام اول اسلام آخر اسلام مولانا محمد علی کی شخصیت کا مرکزی نقطہ تھا- گول میز کانفرنس لندن کے چوتھے اجلاس میں 19-نومبر1930ء کو اپنی آخری تاریخ کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

جہاں تک احکام خداوندی بجالانے کا تعلق ہے میں اول بھی مسلمان ہوں دوئم بھی مسلمان ہوں اور آخر میں بھی مسلمان ہوں- یعنی میں مسلمان ہونے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوں- اور یہی حال ڈاکٹر مونجے کا ہے- احکام خداوندی کی بجا آوری میں ان کو پہلے ہندو ہونا چاہئے- اور مجھ کو مسلمان لیکن جب ہندوستان کا سوال آتا ہے- جہاں ہندوستان کی فلاح و بہبود کا سوال آتا ہے- میں اول بھی ہندوستانی ہوں دوئم بھی ہندوستانی ہوں- اور آخر میں بھی ہندوستانی ہوں اور ہندوستانی ہونے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوں- میں دو برابر کے دائروں سے تعلق رکھتا ہوں- جو ہم مرکز نہیں ہیں-"

"جلیانوالہ باغ میں جو لوگ جمع تھے- گولیاں ان پر نہیں چلائی گئیں بلکہ ہمارے دلوں پر چلائی گئی ہیں اس نے ایک نئی آگ بھڑکا دی ہے- اس نے ایسی نئی قوم پیدا کی ہے جو روئے زمین پر کسی سے خوف نہیں کھائے گی"

مولانا کس طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے تھے اس کا اندازہ ان کی 20-اکتوبر1920ء کی تقریر سے لگایا جا سکتا ہے- لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ خلافت کا مسئلہ صرف مسلمانوں کا نہیں ہندوؤں کا بھی ہے اگر تمہیں آریہ ورت اور بھارت ماتا سے محبت ہے تو آس پاس کے ملکوں اور ان پڑوسیوں کی سلطنتوں کی آزادی کو بچانے کی کوشش کرو- جنہوں نے کسی طرح اب تک اپنی آزادی برقرار رکھی ہے ورنہ یاد رکھو تمہارے پاؤں کی بیڑی اور بوجھل ہو جائے گی-"

نماز عشق کا وضو 16-اپریل 1919ء کا "رولٹ ایکٹ" کے خلاف تقریر کرتے ہوئے مولانا کی گرجدار آواز فضا میں یوں گونجی

"صلوٰۃ عشق کا وضو خون سے ہوتا ہے- آپ آزادی کے سچے عاشق ہیں تو اس نماز کا وضو کرنے کے لئے اپنی آرام طلبی اور تن آسانی کا خون کریں آپ کے بدن پر جو تن زیب اور ڈوریا ہے اس کو اتار پھینکیں یہی وہ چیز ہے جس کی قیمت سے وہ طاقت پیدا ہوتی ہے جس نے امرتسر میں آپ کے بھائیوں کو پیٹ کے بل چلوا دیا- آپ کہتے ہیں کھدر میں گرمی لگتی ہے قرآن کریم میں دوزخ کا ذکر یاد کرو- اور دوزخ کی آگ سے ڈرو- جو اس سے کہیں زیادہ گرم ہے- میں بمبئی میں خواتین سے کہہ آیا ہوں کہ تم گاڑھے کی ساڑھی پہننے سے گھبراتی ہو ایک وقت آئے گا کہ تم کو اپنی کھال اتار کر اپنے ملک کے لئے دینی ہو گی-"

نہرو رپورٹ سے مولانا غیر مطمئن تھے- لندن گول میز کانفرنس میں انہوں نے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے بہت زور دیا تھا انسان دوستی' حب الوطنی' اور سرفروشی مولانا کی شخصیت کے جوہر تھے- بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ مولانا محمد علی بڑے لیڈر تھے لیکن ان کا کوئی کارنامہ نہیں ہے- اس کا جواب پروفیسر رشید احمد صدیقی کے الفاظ میں یوں دیا جا سکتا ہے-

مردغازی کے کارنامہ کا اندازہ مقبوضات کی وسعت- مال غنیمت کی فراوانی- جشن و جلوس کی طرب انگیزی- تمغہ اور اسلحہ کی چمک اور جھنکار سے نہیں کیا جاتا- بلکہ ٹوٹی ہوئی تلوار بکھری ہوئی زرہ' بہتے ہوئے لہو- دہکتی ہوئی روح دمکتے ہوئے چہرے اور ڈوبتے ہوئے سورج سے-

حرف آخر لندن گول میز کانفرنس میں مولانا محمد علی نے بہانگ دہل کہا تھا- میں درجہ نو آبادیات کا قائل نہیں ہوں- میں تو آزادی کامل کو اپنا مسلک قرار دے چکا ہوں- میں اس وقت تک اپنے غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا- جب تک آزادی کا پروانہ میرے ہاتھ میں نہیں دیا جائے گا- اگر تم نے ہمیں ہندوستان میں آزادی نہ دی- تو تمہیں یہاں قبر کے لئے مجھے جگہ دینے پڑے گی- وفات سے قبل اپنے وصیت نامے میں لکھوایا کہ میں ہر ہندوستانی سے زیادہ اس کا خواہش مند ہوں کہ غیر ملکی اقتدار ختم ہو جائے جو ایک دوکانداروں کی قوم نے ہماری قسمتوں پر حاصل کر لیا ہے- لیکن جیسا کہ میں نے گول میز کانفرنس کے دعوت نامے کے جواب میں وائسرائے کو لکھا تھا کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ غیر ملکی دوکانداروں کی بجائے خود اپنے ملک میں دوکانداروں کے ایک ملکی فرقہ کو اپنی قسمتوں پر حاوی کر دیا جائے-

نپولین کا دل ہنرک کی زبان اور میکالے کا قلم رکھنے والا محمد علی۔

زینتِ معمورہَ ہستی سے جب فارغ ہوا
چل دیا دامن جھٹک کر جانب ویرانہ وہ

(ہفت روزہ لاہور 27-اپریل 1996ء ص5'6)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے- پس اگر وہی بداثر قائم کرتا ہے تو کس قدر برا اثر پڑنے کی امید ہے- مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے- مثلاً ایک قوت غضبی ہے- جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے- جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے- جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے- اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے- بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کریں-

مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں- جیسے سخاوت' حلم' صبر اور جیسے اسے پرکھنے کا موقعہ ملتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

زائرے میں 800 افراد کا قتل

قارئین کرام کو روانڈا میں دو قبائل یعنی ہوتو اور تتسی کے درمیان خونریز جنگ یاد ہوگی جو چند سال قبل ہوئی اور جس میں چند ہفتوں میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ بے دردی سے ہلاک کردیئے گئے اور لاکھوں لوگ جانیں بچاکر ہمسایہ ملکوں میں جاکر آباد ہوگئے۔

اب خبر ملی ہے کہ قبائلی دشمنی کی یہ ہولناک آگ ابھی تک سرد نہیں ہوئی۔ مشرقی زائرے میں ہوتو نسل کے انتہاپسندوں نے ایک عبادت گاہ پر حملہ کرکے روانڈا کے 800 پناہ گزینوں کو ہلاک کردیا۔ روانڈا ریڈیو نے بتایا ہے کہ تتسی پناہ گزینوں نے مشرقی زائرے میں موجودہ لڑائی سے بچنے کے لئے ایک عبادت گاہ میں پناہ لے رکھی تھی۔ حملے کے بعد ملزم سرحد پار فرار ہو گئے۔ ملزموں کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ روانڈا نسل کے ہوتو نسل کے باشندے ہیں جنہوں نے 1994ء میں کم از کم 10 لاکھ مخالفوں کو قتل کردیا تھا۔

OOO

سعودی شہزادہ اور مائیکل جیکسن

معروف امریکی پاپ گلوکار مائیکل جیکسن کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے ایک انتہائی مالدار سعودی شہزادے طلال بن عبدالعزیز السعودکی نوکری کرلی ہے اور وہ امریکہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر سعودی عرب کے صحرا میں بسنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ خبروں کے مطابق مائیکل جیکسن نے جو دنیا کا چوٹی کا پاپ گلوکار شمار ہوتا ہے اس نے مسلمان ہونے کا بھی فیصلہ کرلیا ہے۔ سعودی شہزادے نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ لیزا میری سے مائیکل جیکسن کی طلاق کے بعد وہ اس کی شادی کسی حسین و جمیل سعودی دوشیزہ سے کرا دے گا۔ مائیکل جیکسن سعودی عرب میں صحرا میں عالی شان محل میں رہے گا۔ اس کی ذاتی فوج اس کی حفاظت کرے گی۔ اس کو ایک بلین ڈالر (ایک ارب ڈالر) معاوضہ دیا جائے گا۔ دونوں افراد مل کر دنیا بھر میں تفریح گاہیں ہوٹل اور ڈزنی لینڈ کی طرح کی کمپنیاں قائم کریں گے۔ واضح رہے کہ اخبارات میں اس خبر کے ساتھ سعودی شہزادے کی ایک ایسی تصویر بھی شائع کی گئی ہے جس میں وہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے دکھائے گئے ہیں۔

OOO

چین ایٹمی دھماکے

چین نے کہا ہے کہ پرامن ایٹمی دھماکوں کی اجازت ہونی چاہئے۔ مکمل پابندی بلاجواز ہے۔

دنیا بھر کے اہم ملکوں کے درمیان مکمل پابندی کے معاہدے پر جو بات چیت ہو رہی ہے اس سے اختلاف کرتے ہوئے۔ چین نے کہا ہے کہ پرامن اور کم طاقتور ایٹمی دھماکوں کی اجازت ہونی چاہئے۔ تاکہ انسانی ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال سے فائدہ اٹھاسکے۔

اس وقت جنیوا میں ایک سو کے لگ بھگ ممالک کے درمیان ایٹمی دھماکوں پر مکمل پابندی کے معاہدے جس کو انگریز مخفف کے طور پر سی ٹی بی ٹی کہا جاتا ہے۔ دنیا کی چار بڑی ایٹمی طاقتوں برطانیہ' فرانس' روس اور امریکہ نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ ستمبر کے مہینہ کے لگ بھگ اس عالمی پابندی کے معاہدہ پر دنیا بھر کے ممالک سے دستخط کرالئے جائیں۔

OOO

قومی اسمبلی میں ہنگامہ آرائی

ایک روزنامے کا اداریہ

قومی اسمبلی میں منگل کے روز امن و امان پر بحث کے دوران حکومت اور اپوزیشن کے درمیان شدید تلخی پیدا ہوئی اور ارکان اسمبلی نے ایک دوسرے پر ڈاکو' چور' لیٹرے' اور قاتل ہونے کا الزام لگایا۔ یہ تلخی اس وقت پیدا ہوئی جب حکمران جماعت کے ایک رکن وزیر داخلہ کے پاس گئے۔ وزیر داخلہ رکن اسمبلی سے بات چیت کی وجہ سے بحث کی طرف توجہ نہ دے سکے بات یہاں تک بڑھی کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی شروع ہو گئی۔ جو شروع دن ہی سے جاری ہے اور اس محاذ آرائی کے مظاہرے اسمبلیوں کے اندر انتہائی ناشگوار صورت حال پیدا کرتے رہتے ہیں۔ شائد ہی قومی اسمبلی کا کوئی اجلاس ناخوشگوار ہنگامہ آرائی اور ایک دوسرے پر سنگین الزام تراشی سے مبرا رہا ہو۔ قومی اسمبلی کی اس صورت حال نے عوام کو بری طرح مایوس کیا ہے۔ اور اپنے نمائندوں کی اس کارکردگی پر سخت مایوس اور دل گرفتہ ہیں۔ ارکان اسمبلی جو طرح طرح کی مراعات اور آسائشیں حاصل کر رہے ہیں ان پر اس غریب ملک کے غریب عوام کے ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدن خرچ ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی ان مراعات کا تصور بھی نہیں کرسکتا جو اس غریب ملک کے غریب عوام کے نمائندے حاصل کرتے ہیں۔ لیکن کارکردگی کا عالم یہ ہے کہ اب تک آرڈی ننسوں کے ذریعہ کام چلایا جا

باقی صفحہ 7 پر

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

(طب و صحت)

ہم ان ڈاکٹر صاحب کے ممنون ہیں جنہوں نے لاکھوں دیگر ناظرین و سامعین کے ساتھ ہمیں بھی بعض نہایت اہم باتیں بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ باتیں تو چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن ان کے بڑے بڑے نتائج نکل سکتے ہیں اور تھوڑی سی احتیاط اور حفاظت کے ساتھ ان باتوں سے بچا جاسکتا ہے۔ جو باتیں انہوں نے ہمیں بتائیں وہ تھیں تو خاص کر بچوں سے متعلق لیکن کہنے لگے کہ ان میں سے بعض باتیں ایسی ہیں جو بڑے بوڑھوں سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں بھی خاص احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کے متعلق باتیں بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کان' ناک اور گلے میں کسی چیز' کوئی موتی' یا گولی یا کسی ایسی چیز کے پھنس جانے کا امکان ہوتا ہے۔ بعض اوقات بچے کان مین کوئی گولی یا موتی ڈال لیتے ہیں اور اسی طرح کسی چیز کو ناک میں ڈالتے ہیں تو وہیں چپک کر رہ جاتی ہے۔ یا کھانے والی چیزوں میں سے میٹھی گولیاں یا میٹھی سونف کا پھکا مارتے ہیں تو ان کا کوئی حصہ سانس کی نالی میں چلا جاتا ہے۔ کان مین جانے والی چیز کان سے باقاعدہ ریشہ بننے کا باعث بن جاتی ہے۔ ناک میں جانے والی چیز زیادہ دیر وہاں رہے تو بدبو پیدا کرتی ہے۔ جس کے کئی ضرر رساں نتائج نکلتے ہیں۔ پھکا مار کر کھانے والی چیزوں میں سے اگر کوئی چیز سانس کی نالی میں چلی جائے تو وہ بھی خطرناک نتائج پیدا کرسکتی ہے۔ لیکن ان سب باتوں میں سے کوئی بات بھی ایسی نہیں جس کے لئے فوری طور پر گھبراہٹ کا مظاہرہ کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ اگر کوئی چیز منہ میں چلی گئی ہے یا ناک میں پھنسی ہوئی ہے یا کان میں ہے تو آج کل جو طبی آلات میسر آگئے ہیں۔ ان سے ان چیزوں کو فوراً نکالا جاسکتا ہے۔ گھبراہٹ کی بجائے علاج کی طرف توجہ دینی چاہئے فوری طور پر بچے کو ڈاکٹر کے پاس لے جایا جائے۔ وہ کان کو مزید ضرر پہنچائے بغیر اندر چلی جانے والی چیز نکال سکتا ہے۔ اسی طرح گلے اور ناک کا بھی علاج ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے سلسلے میں انہوں نے یہ بات بتائی کہ بعض اوقات وہ کوئی مائع چیز جو دوائی کی صورت میں ہوتی ہے غلط طور پر پی لیتے ہیں۔ یا کئی گولیاں اکٹھی نگل لیتے ہیں۔ اس صورت میں سب سے پہلے تو انہیں خوب خوب پانی پلانا چاہئے۔ الٹی کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ زیادہ پانی پینے سے بھی الٹی ہو سکتی ہے اور نہ ہو تو گلے میں انگلی ڈال کر الٹی کروائی جائے۔ جتنی جلدی الٹی کروادی جائے گی اتنا ہی نقصان کم ہو گا۔ بعض اوقات بچے ایسی چیز بھی پی لیتے ہیں جو جہاں جہاں لگتی ہے جلا دیتی ہے۔ اس صورت میں فوری طور پر تو زیادہ سے زیادہ دودھ پلانا چاہئے۔ اور جلد از جلد ڈاکٹر کے پاس یا ہسپتال لے جانا چاہئے تاکہ وہ ان گولیوں کو معدے میں حل ہو کر آنتوں میں جانے سے پہلے پہلے نکال لے۔ اور تیزابی چیز جو بچہ پی گیا ہے اسے اس کے اثرات کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایسی دوائیاں دی جاسکتی ہیں جو اندر جلانے کے عمل کو ختم کردیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کا کہنا یہ تھا کہ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ گھبراہٹ کا مظاہرہ کرنے کی بجائے جس سے وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور تکلیف بھی بڑھتی ہے علاج کی طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ جو کچھ خود کیا جاسکتا ہے وہ کیا جائے پھر جلد از جلد ڈاکٹر کے پاس لے جایا جائے۔

بڑے بوڑھوں کے متعلق انہوں نے بتایا کہ وہ بعض اوقات رات کو کسی بیماری کے حملے کی وجہ سے پاس رکھی ہوئی کسی شیشی کی دوائی پی لیتے ہیں حالانکہ وہ دوائی ان کے لئے نہیں ہوتی اور اس مرض کے لئے بھی نہیں ہوتی جس کے لئے وہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہوتا اس لئے ہے کہ بیماری کے دورے میں جلد از جلد دوائی پینے کے لئے جو شیشی بھی پاس پڑی ہوتی ہے اس کو استعمال کرلیا جاتا ہے حالانکہ چاہئے یہ کہ فوری طور پر بتی روشن کی جائے اور روشنی میں دوائی کا لیبل دیکھ کر پھر اسے استعمال کیا جائے وہی دوائی استعمال کی جائے جو اس مرض کے لئے ہے۔ ہو سکتا ہے پیٹ میں شدید درد ہو۔ ہو سکتا ہے کھانسی کا دورہ پڑا ہو۔ یا کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ تو شیشی کا لیبل روشنی میں دیکھ کر یہ فیصلہ کیا جائے کہ کون سی دوائی پینی ہے۔ اگر خدانخواستہ بوڑھا آدمی کوئی غلط دوائی پی لے تو اس کی مضرت رسانی کو آسانی سے دور نہ کیا جاسکے گا۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ڈاکٹر صاحب بتا بھی رہے تھے اور بار بار یہ بھی کہہ رہے تھے کہ باتیں تو چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن بڑے نتیجے بھی نکل سکتے ہیں اور کہ گھبرانے کی ہرگز ضرورت نہیں آجکل ہمارے پاس ایسے ایسے آلے موجود ہیں کہ ہم ان چیزوں کا آسانی سے اور بغیر تاخیر کے علاج کرسکتے ہیں۔ آخری بات انہوں نے یہ بھی کہی جو عام طور پر وزارت صحت کی طرف سے کہی جاتی ہے بلکہ دوائی بنانے والی کمپنیوں کی طرف سے بھی کہی جاتی ہے کہ دوائیوں کو بچوں سے دور رکھیں نہ صرف دور رکھیں بلکہ ایسی شیشیوں میں رکھیں جن کے ڈھکن آسانی سے کھل نہیں سکتے۔ یہ نہ ہو کہ بچے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 6

نے شیشی ہاتھ میں پکڑی اور کھینچ کر ڈھکن اتار لیا- یہ ڈھکن کچھ ایسے پیچ دار ہونے چاہئیں کہ بچہ آسانی سے شیشی کھول نہ سکے- اگر وہ آسانی سے شیشی کھول نہیں سکے گا تو یقیناً اس میں جو دوائی ہوگی اس کا استعمال بھی اس کے لئے آسان نہیں ہو گا- اور وہ اس کی مضرت رسانی سے بچ جائے گا- پس دوائیوں کو بچوں سے دور رکھیں اور محفوظ طریق پر رکھیں کہ اگر دوائیاں ان کے ہاتھ آ بھی جائیں تو وہ شیشیوں کو کھول کر فوری طور پر بلا سوچے سمجھے استعمال نہ کریں- باتیں واقعی چھوٹی چھوٹی ہیں- لیکن بڑے نتیجے پیدا کر سکتی ہیں- اس لئے گھروں میں ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ضرورت ہے اور ہم اپنی طرف سے بھی ایک دفعہ یہ کہنا چاہیں گے کہ اگر خدانخواستہ کوئی ایسی بات واقع ہو جائے تو گھبرایئے نہیں- علاج کی طرف توجہ دیجئے- ڈاکٹر کے پاس چلے جایئے- ہسپتال لے جایئے- اللہ تعالیٰ سب کے لئے خیر کے سامان پیدا کرے-

---

بقیہ صفحہ 4

طرف بھائی ہے جس نے اپنی بہنوں اور دوسرے لوگوں کی تکلیف میں سہارا بننے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا لیکن جب حالات خراب ہوئے تو ان عزیزوں سے بھی مدد قبول کرنے پر اس کا نفس بدکتا ہے- اس کی عزت نفس کو دھکا لگتا ہو گا- کتنے لوگ ہیں جو ایسی حالت میں عزت نفس کو قربان نہیں کر دیتے- دوسری طرف بہن ہے جس کا جگر اپنے بھائی کی موجودہ معاشی حالت دیکھ کر پارہ پارہ ہوتا ہے- اور وہ اپنے بھائی کو بتائے بغیر چھپ چھپ کر اس کے تکئے کے نیچے گاہے گاہے اس کی رقم سے ملا کر کچھ رقم رکھ دیتی ہے کہ اسے پتہ نہ چلے تا اس کی غیرت بھڑک نہ اٹھے- اور یہ نیکی کرنے پر بھی وہ پوچھتی ہے کہ اس طرح چوری چھپے بھائی کی مدد کرنے جس کا اگر اسے علم ہو جائے تو وہ پسند نہیں کرے گا کہیں گناہ تو نہیں اور اگر گناہ ہے تو جو بھی رقم وہ آج تک رکھ چکی ہے اس کا کفارہ کیا ہو گا- کیا جذبہ ہے- کیا شان ہے- اس کبریائی کی کہ نیکی بھی کرنی اور خوف لگے رہنا کہ کوئی جھول تو نہیں رہ گئی- ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر ایک بھی ایسا نیک بستی میں ہو اور باقی تمام کے تمام گناہوں میں ڈوبے ہوئے بھی ہوں تب بھی وہ ایسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا- یہی لوگ زمین کا نمک ہیں اور یہی ہیں جو اس کی پیشانی کا جھومر ہیں اور یہی ہیں جو اس کا تعویذ ہیں-

بہن تو ضرور کوئی جنت کی مخلوق ہے کیونکہ تیری جیسی ہستیاں اس دنیا میں بہت کم ہیں- اللہ تعالیٰ بڑا کارساز ہے- تیرے اس جذبہ کے صدقے ہی وہ تیرے بھائی کے حالات پلٹ دے اور اپنے فضل کے دروازے اس پر کھول دے تا تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل سکون پا جائے-

---

بقیہ صفحہ 6

رہا ہے قانون سازی کا عمل انتہائی مایوس کن ہے- کسی اہم مسئلے پر فریقین کے درمیان اتفاق رائے نہ ہونے کی وجہ سے قانون سازی نہ ہونے کے برابر ہے- اور اسمبلی کے اندر دھینگا مشتی، گالی گلوچ اور اس قسم کی ناپسندیدہ صورت حال سے ایوان کا تقدس مجروح ہوتا ہے اور اپنے نمائندوں کے متعلق عوام کے دلوں میں منفی جذبات پیدا ہوتے ہیں- عوام یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ انہیں کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے- ان نمائندوں کا یہ طرز عمل جمہوریت پر سے عوام کے اعتماد کو ختم کر دیتا ہے-

OOO

بقیہ صفحہ 1

کرتے ہیں- خواہ ان کو اپنی تجارت بیچنی پڑے- اب غانا کا معاملہ ہے- ابھی دو دن ہوئے میرے پاس ایک معاملہ پیش ہوا- غانا جیسے بعض غریب ملکوں میں ہم نے یہ سکیم شروع کی ہوئی ہے کہ جن لوگوں کو پاؤں پر کھڑا کرنا ہے ان کو پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے تجارتی قرضہ دیتے ہیں- اور سہولت دیتے ہیں کہ اپنی مرضی سے بتاؤ کب تک واپس کر سکو گے- تو وہ ایک شخص جس کو قرضہ دیا گیا تھا- اس کی واپسی کی مدت آگئی اس نے ایک ایک پائی واپس کی لیکن ساتھ یہ لکھا کہ میں نے واپس کر دیا ہے لیکن میری تجارت کو اس روپیہ نکالنے کی وجہ سے ایسا دھکا لگا ہے کہ پھر میرا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا ہے- تو میں نے اسی وقت ان کو سہولت دوبارہ دلوا دی- کیونکہ وہ شرافت ہے جو بولتی ہے تو اثر رکھتی ہے- ایک دیانت دار کی بات میں بڑی طاقت پیدا ہو جاتی ہے- اگر وہ نہ دیتا اور ٹالتا رہتا جیسے کہ ہمارے ملک میں اکثر پاکستان میں خصوصیت سے ہندوستان میں بھی عموماً یہ بات پائی جاتی ہے- ہندوستان میں عموماً" میں نے اسلئے کہا ہے کہ مجھے ذاتی طور پر علم نہیں لیکن پاکستان کو تو میں جانتا ہوں- کہ قرضہ دیا اور واپسی کی نوبت ہی نہیں آ رہی- صاحب توفیق بھی ہے تب بھی نہیں دے رہا- اور اگر توفیق نہیں ہے تو پھر بھی ٹالتا ہے- وقت کے اوپر آکر ذمہ داری کا نمونہ نہیں دکھاتا- اور کہتا ہے اچھا جی آج نہیں کل دے دیں گے کل نہیں پرسوں دے دیں گے اور جو ٹالنا ہے اس میں جھوٹ ہوتا ہے- اگر ٹالنے میں مجبوری ہو تو وہ ٹالنا قابل برداشت ہے- لیکن جس ٹالنے میں پتہ ہے کہ میں نے نہیں دینا اس میں وہ پھیرے ڈلوانے والی بات ہے- اور وہ محسن جس بیچارے نے اپنی ضرورت کاٹ کر یا زائد میں سے کچھ رقم ایک دفعہ دے دی وہ ایسا اس کی نظر میں برا بن جاتا ہے- کہ وہ گویا ظلم کرنے آ رہا ہے- جب اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ اس کو آگے سے پھر سختی سے جواب دیتا ہے- میرا پیچھا چھوڑو- نہیں ہے اس وقت- میں نہیں دے سکتا- تو بدتمیزیاں بھی ساتھ شروع ہو جاتی ہیں- تو چھوٹے چھوٹے معاملات میں اگر نیتیں گندی ہوں تو ساری سوسائٹی کے معاملات گند سے بھر جاتے ہیں- تعفن پیدا ہو جاتا ہے اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے- بعض اوقات اسی بناء پر لڑائیاں بڑھیں اور بہت بڑھ گئیں اور مار کٹائیاں بھی ہوئیں کہ ایک شخص غریب نے قرضہ دے دیا تھا کسی کو- وہ مطالبے کے لئے جاتا رہا- حتی کہ اس کے بچوں نے اس پر حملہ کر دیا- اور اس کو زدوکوب کیا اور کہا تم ہوتے کون ہو ہمیں تنگ کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قرض کے معاملے میں اپنی سنت قائم فرمائی ہے اور نصیحتیں فرمائی ہیں وہ اتنی واضح ہیں کہ ان کے بعد سوسائٹی میں کسی قسم کے قرض کے تعلق رکھنے والے دکھ کے باقی رہنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی - (از خطبہ 9- دسمبر 1994ء)

بقیہ صفحہ 2

1-00 لقاءمع العرب نمبر27 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر133 (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
5-00 فرام دی آرکائیوز
6-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ریکارڈنگ 96-5-21 نیا)
7-00 طبی معاملات- دل کی بیماریاں از ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب
7-30 فرسٹ ایڈ- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
8-00 لقاءمع العرب نمبر28 (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام...... فلاسفی نمبر4
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی- سبق نمبر26 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر134 (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر24
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ریکارڈنگ 96-5-21 دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر10
3-30 چینی پروگرام- مطالعہ کتب- چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ

بدھ 22- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی سبق نمبر26 (دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب نمبر28 (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر24 (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر134 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر10 (دوبارہ)
8-30 چینی پروگرام- مطالعہ کتب- چینی بھائیوں کے ساتھ محبت کے ساتھ
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی- سبق نمبر26 (دوبارہ)
11-00 طبی معاملات- دل کی بیماریاں- از ڈاکٹر مسعود الحسن نوری
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقاءمع العرب نمبر28 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر136 (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی- سبق نمبر26 (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ریکارڈنگ 96-5-22 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- دلبر مرا یہی ہے- از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقاءمع العرب- نمبر29 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ از جہانگیر صاحب
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر135 (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- کھانا

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ملکی سالمیت کی پہلی جنگ شمالی علاقوں نے لڑی تھی۔ پاکستان بننے کے فوراً بعد کشمیر کی جنگ ٹھونسی گئی تھی شمالی علاقوں اور آزاد کشمیر کے عوام اور فوجی قائدین بروقت میدان میں نہ آتے تو دشمن کی فوجی حکمت عملی کامیاب ہو گئی ہوتی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں شمالی علاقوں کے بہادر عوام کو ان کے تاریخی کارناموں پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ شاہراہ قراقرم کے توسیعی منصوبے کا آغاز کرنے کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے گلگت میں انہوں نے کہا کہ شاہراہ قراقرم کی جدید خطوط پر توسیع سے شمالی علاقوں کی اقتصادی حالت بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کا دفاع بھی مضبوط ہو گا۔ وسطی ریاستوں سے تعلقات قائم ہوں گے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک میں آمرانہ نظام نہیں چل سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے والے ملک و قوم کے خیرخواہ نہیں ہو سکتے انسانیت کی فلاح جمہوری نظام میں ہے۔ قائد اعظم سے لے کر قائد عوام تک سب نے جمہوری نظام کے لئے کاوشیں کی ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بھارتی وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری واجپائی سے کہا ہے کہ وہ کشیدگی کم کرنے کے لئے پہل کریں۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ مسٹر واجپائی مسئلہ کشمیر کو اپنے ایجنڈا کا حصہ بنائیں گے۔ بطور وزیر خارجہ انہیں وسیع تجربہ ہے۔ ہمیں ان سے بہت سی توقعات ہیں۔ بے نظیر بھٹو نے انہیں وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالنے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت کشمیر کو بھارت کا حصہ بنانا چاہتی ہے۔ لیکن انتہا پسندوں کی خواہشات پوری نہیں ہو سکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں عام انتخابات سے باز رہے اور ان انتخابات کو منسوخ کر کے کل جماعتی حریت کانفرنس کے ساتھ مذاکرات شروع کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایٹمی دھماکوں پر پابندی کے معاہدہ پر دستخط کے لئے تیار ہے بشرطیکہ بھارت بھی ایسا ہی کرے انہوں نے کہا کہ بھارت کی نئی حکومت ایٹمی پالیسی پر یقین رکھتی ہے۔ جبکہ ہم ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال پر یقین رکھتے ہیں۔

○ نئے ہجری سال کے آغاز پر صدر اور وزیر اعظم نے اپنے پیغامات میں قوم کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ دن واقعہ ہجرت کی یاد دلاتا ہے جو تاریکی سے روشنی کی طرف اور ظلم سے عدل کی طرف تھی۔ 19 مئی سے یکم محرم 1417ھ کا آغاز ہو گیا ہے۔

○ پیپلزپارٹی نے غیر جماعتی بنیادوں پر بلدیاتی الیکشن کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ پارٹی نے کہا ہے کہ جماعتی الیکشن کے لئے سفارشات پیش کریں۔ غیر جماعتی الیکشن پارٹی منشور کے خلاف ہے۔ پیپلزپارٹی کی مقبولیت کم ہونے کا تاثر غلط ہے۔ اپوزیشن حکومتی کامیابیوں سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے بے بنیاد پراپیگنڈہ کر رہی ہے۔ واضح اکثریت سے جیتیں گے۔

○ وزیر اعظم نے توانائی کے شعبے کو غیر ملکی ہاتھوں سے بچانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب ملکی کمپنیوں کو زیادہ مراعات ملیں گی۔ وزیر اعظم بے نظیر نے توانائی کے منصوبوں کی منظوری دینے والی کمیٹی توڑ دی ہے آئندہ سے وہ خود منظوریاں دیا کریں گی۔ منصوبے شروع نہ کرنے والے غیر ملکی سرمایہ کاروں کی سوا ارب کی بینک گارنٹیاں ضبط کی جا رہی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر 1996ء الیکشن کے بغیر گزر گیا تو ناقابل واپسی مقام تک پہنچ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کا مسئلہ اتنا بگڑ چکا ہے کہ شاید کوئی بھی اس پر قابو نہ پا سکے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کم ہونے کے باعث میں ایم کیو ایم کے وفد سے نہیں مل سکا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے وفاقی حکومت کی وہ پیشکش مسترد کر دی ہے جس میں ان کو صدر بنانے کی پیشکش کی گئی ہے۔

○ پیپلزپارٹی کے سیکرٹری اطلاعات اور انسانی حقوق کی وزارت کے انچارج سینیٹر سید اقبال حیدر نے لاہور میں میٹ دی پریس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وقت آگیا ہے متنازعہ آئینی امور پر نواز شریف کو اعتماد میں لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدان تو جبر و تشدد کے باوجود اپنی وابستگیاں نہیں چھوڑتے۔ اصل گند تو سول اور فوجی بیوروکریسی نے ڈالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے اقتدار کی سیاست کرنی ہے تو آئینی سقم اور تضادات دور کرنے کے لئے انہیں ہمارے ساتھ آنا پڑے گا۔

○ ایم کیو ایم کے جاوید لنگڑا کا خاندان بھارت فرار ہوتے ہوئے کراچی ائرپورٹ پر گرفتار ہو گیا۔ لنگڑا نے کہا تھا کہ کسی بھی طرح بھارت پہنچ جاؤ۔ والدہ بھائی اور بہن نے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے بہت ہی کم وقت میں ویزے لگوا لئے تھے

○ بھارت کے نئے وزیر اعظم مسٹر واجپائی نے اپنی اکثریت ثابت کرنے کے لئے بدھ کو نو منتخب پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ کانگرس اور نیشنل فرنٹ اور بائیں بازو کے فرنٹ کے ارکان اعتماد کا ووٹ نہیں دیں گے۔ اس طرح مسٹر واجپائی کی ناکامی کی صورت میں تیسرے محاذ کو حکومت سازی کی دعوت دی جائے گی۔ جس کے لئے دیوگوڑا جو کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ ان کو وزارت عظمیٰ کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ مسٹر دیوگوڑا کے وزیر اعظم بننے کا لوگوں کو اس قدر یقین ہے کہ ابھی سے کرناٹک کے نئے وزیر اعلیٰ کے بارے میں رسہ کشی شروع ہو گئی ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ واجپائی معقول انسان ہیں۔ ان کی وزارت خارجہ کے دوران تعلقات بہتر ہوئے تھے۔

○ نئے ہجری سال کا آغاز ہونے کے بعد عاشورہ محرم 28 مئی کو ہو گا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ٹیلی فون پر بات چیت کی بعض معاملات پر اتفاق رائے ہو گیا۔

○ زرعی ٹیکس لگانے کے بارے میں فارمولے پر وفاق اور صوبوں میں اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ آئندہ بجٹ میں زرعی ٹیکس اس انداز سے نافذ کیا جائے گا کہ 10 فیصد تک زمیندار ٹیکس نیٹ میں آجائیں گے۔

○ وفاقی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ واجپائی کا بیان سیاسی ہے کوئی بھارتی حکومت حملے کی جرات نہیں کر سکتی۔ پرتھوی میزائل کا جواب بھی ہمارے پاس ہے۔ موجودہ حالات میں دفاعی بجٹ کم نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہروقت الرٹ رہنا ہے۔

○ لاہور میں ناجائز اسلحہ کے خلاف آپریشن شروع کر کے بڑی تعداد میں اسلحہ برآمد کر لیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 7

پکانے کا سبق
1-30 پیرہن۔ کپڑے سینے کا پروگرام

2-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ ریکارڈنگ 96-5-22 (دوبارہ)
3-00 عربی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 8
3-30 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی

خوشخبری
نہم کی فزکس کیمسٹری تبدیل شدہ نئی کتب موجود ہیں۔ نیز نصرت جہاں اکیڈمی کا کورس جلد شدہ رعائتی قیمت پر خریدنے کیلئے
رؤف بکڈپو اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں
فون: 212297

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری میں آفس ورک کے لئے لڑکوں کی ضرورت ہے۔
تعلیم: کم از کم میٹرک ہو
عمر: 22 تا 30 سال
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون نمبر: 274747,271779,270936

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون، ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

تریاقِ معدہ
خرابئ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

بے اولادی کیلئے مفید و مؤثر ادویات
معین حمل کورس عورتوں میں اسقاط حمل کے خطرہ اور بار بار اسقاط حمل کی تکلیف کو روکنے کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس قیمت 240/-
بانجھ پن کورس عورتوں کے بانجھ پن (بے اولادی) کے لئے بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج قیمت 165/-
مردانہ بانجھ پن کورس بے اولاد مردوں کے لئے جن کے SPERM کمزور، مردہ یا بہت تھوڑے ہوں قیمت: 290/-
لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 2 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283